ISSN: 2583-8784 (Online)

اردو اسٹڈیز
URDU STUDIES
Vol 3 Issue 1 October 2023

Pages 1-2
www.urdustudies.in
Included in
UGC-CARE List

Idariya

Arshad Masood Hashmi

اداریہ

موجودہ انسانیت سوز حالات کے پس منظر میں ادبی مجلوں کی اشاعت کا کیا جواز ہو سکتا ہے، اس پر بحثیں تو کی جا سکتی ہیں لیکن اس کی حمایت میں کوئی ٹھوس دلیل پیش کرنی مشکل ہے۔ ضرورت ہے کہ اس بحرانی دور میں ادبی تخلیقات کے معاشرتی سروکار اور ادب کے کردار پر از سر نو مکمل دیانتداری کے ساتھ غور و خوض کیا جائے۔ بہر کیف، ہم نئے شمارے کے ساتھ حاضر ہیں۔

”اردو اسٹڈیز“ کی اشاعت (آغاز ۲۰۱۹) کا مقصد یہ ہے کہ اردو زبان و ادب اور تہذیب کے معاصر کلامیوں سے متعلق مخصوص موضوعات پر ہند و بیرون ہند کے اساتذہ اور اسکالرز کے منتخب تحقیقی مقالے اردو اور انگریزی میں یکجا پیش کیے جائیں تا کہ ان دو زبانوں میں تحقیق کرنے والے ایک دوسرے کی اکیڈمک دلچسپیوں، فکری آفاق نیز تحقیقی رجحانات سے واقف ہو سکیں۔ اردو شعر و ادب کے انگریزی تراجم کی اشاعت کے پس پردہ یہ تصور ہے کہ ہمارے تخلیق کاروں کے کارناموں کی رسائی عالمی سطح پر ہو سکے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اردو رسائل و جرائد میں عام طور پر پائے جانے والے موضوعات کی تکرار یہاں نہ ہو، اسے تجارتی نہ بنایا جائے اور نہ ہی خانہ پری کے لیے رسمی نوعیت کے مضامین شائع کیے جائیں۔ اس پانچویں شمارے (آئی ایس ایس این کی شرائط کے مطابق تیسرا آن لائن شمارہ) سے ”اردو اسٹڈیز“ صرف آن لائن شائع ہو گا۔

پیش نظر شمارے میں غالبیات کے سلسلے میں مغربی دانشوری سے متعلق بزرگ ادیب و دانشور پروفیسر معین الدین عقیل کی ایک تحریر شامل کی گئی ہے۔ موصوف نامور نقاد و محقق ہیں، شعر و ادب اور تاریخ و تہذیب کے مختلف موضوعات پر کئی اہم کتابوں کے مصنف و مرتب ہیں۔ دوسرا مقالہ شعر و ادب کے نو آبادیاتی مطالعات کے ماہر

پروفیسر ناصر عباس نیر کا ہے۔ ان کے مقالے میں نو آبادیاتی تناظر میں ہی سفید فام جمالیات کے مباحث کو اردو شعر وادب کے حوالے سے پہلی بار موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ”اردو اسٹڈیز“ کو ابتدا سے ہی آپ کا تعاون حاصل رہا ہے۔

حالانکہ جدید اردو نظم کی روایت اور اس کے موضوعات و اسالیب پر گفتگو کے دوران شفیق فاطمہ شِعریٰ کی نظموں کے حوالے پیش کیے جاتے رہے ہیں، ناقدین کے یہاں عموماً ان پہ گفتگو کرنے سے احتراز برتنے کا رویہ نظر آتا ہے۔ بعض دانش گاہوں میں ان کی شاعری جامعاتی تحقیق کا موضوع بنی ہے لیکن ان میں نقد و نظر کی وہ جامعیت نہیں ملتی، شِعریٰ کی نظمیں جس کی متقاضی ہیں۔ تمام تر فکری وفنی محاسن کے باوجود شِعریٰ کی نظم نگاری کا سیر حاصل مطالعہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا ہے۔ دو تین رسائل نے ان کی حیات میں اور پھر ان کے انتقال کے بعد مختصر گوشے شائع کیے تھے لیکن تب بھی شِعریٰ فہمی معمہ ہی بنی رہی۔ چند اہم ناقدین کی ایسی تحریریں بھی شائع ہوئیں جن سے در حقیقت شِعریٰ کے تفکر و تدبر کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ شِعریٰ پر گوشے کی اشاعت اس بے مثل نظم نگار کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان پر از سر نو گفتگو کا آغاز کرنا ہے۔ شِعریٰ نے علامہ اقبال کے ”ارمغان حجاز“ کی نظم ”حضور رسالت ؐ“ کا اردو ترجمہ کیا تھا۔ وہ مکمل ترجمہ پہلی بار اس شمارے میں شائع کیا جا رہا ہے۔

انگریزی حصے کی ابتدا ”اردو اسٹڈیز“ کی بہی خواہ پروفیسر مرسیا ہر مینسن کے مقالے سے کی جا رہی ہے۔ انھوں نے برصغیر کے معاشرتی حالات کے پس منظر میں خواجہ حسن نظامی کی ”تاریخ مسیح“ کو موضوع تحریر بنایا ہے۔ نظامی کے ادبی کارناموں پر موصوفہ نے کئی گرانقدر تحقیقی نیز تنقیدی کام کیے ہیں۔

پروفیسر فاطمہ رضوی کی دلچسپیوں سے یہ شمارہ اردو کی متنوع اہم تحریروں کے انگریزی ترجموں سے مزین ہے۔ مترجمین میں انگریزی کے معروف شاعر اور ادیب اورنگزیب عالمگیر ہاشمی، انگریزی کی ہی مشہور فکشن نگار سبین جویری، پرفارمنگ آرٹ کی ماہر شمع عسکری، معروف مترجم اور شاعر ریاض لطیف، اور شاعر و مترجم صبا محمود بشیر کے ساتھ ہی جواں سال اساتذہ اور اسکالرز کے ترجمے اور تعارفی جائزے نسل رواں میں اردو شعر وادب سے دلچسپی کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہ کہنے میں مجھے کوئی تامل نہیں کہ اردو تہذیب کے پروردہ ان انگریزی داں اسکالرز، اور ان جیسے کئی دوسرے اصحاب قلم کی وجہ سے اردو سے انگریزی کے ترجموں کے معیار میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

”اردو اسٹڈیز“ اپنے تمام قلمی معاونین کے تئیں سراپا سپاس ہے۔

ارشد مسعود ہاشمی